دل کی بات

نفاذ شریعت، حکومت کی نیت

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے گزشتہ چار ماہ کے دوران نہایت اہم اقدامات کرنے کے اعلانات کیے ہیں۔ ۱۱/ جون کو ایک قومی ایجنڈا پیش کیا گیا جس میں کالاباغ ڈیم کی تعمیر، تحریک آزادی میں انگریزوں کی حمایت، مسلمانوں اور وطن سے غداری کے عوض حاصل شدہ جاگیروں کی واپسی اور وزیر اعظم ہاوس چھوڑنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ پھر ۲۸/ اگست کو قومی اسمبلی میں پندرھویں آئینی ترمیم "نفاذ شریعت بل" کے عنوان سے پیش کر دی گئی۔ اس بل پر پورے ملک میں بحث و تمحیص کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس دوران سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے یا نہ کرنے کی بحث نے بھی زور پکڑ لیا۔ مسائل کے اس شور و غل میں وزیر اعظم امریکہ کے دورے پر روانہ ہو گئے اور مسٹر کلنٹن سے ملاقات میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ متذکرہ بالا قومی مسائل میں سب سے زیادہ اہمیت "نفاذ شریعت بل" کو حاصل ہوئی۔ صورت حال یہ ہے کہ (۱) کالاباغ ڈیم کی تعمیر پر قومی اتفاق رائے پیدا نہ ہو سکا۔ سرحد بلوچستان اور سندھ کی سیاسی قیادت نے اس منصوبے کو نہ صرف مسترد کیا بلکہ شدید مخالفت میں متحد ہو گئے۔ (۲) انگریزوں سے وفاداری اور قوم و وطن سے غداری کے عوض حاصل شدہ جاگیروں کی واپسی بھی ناممکن ہو گئی۔ (۳) سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے حوالے سے قومی رائے کا احترام نہیں کیا گیا۔ (۴) نفاذ شریعت کا مسئلہ تو چھیڑ دیا گیا مگر اس کے لئے صحیح معنوں میں کوئی کارکردگی ابھی تک سامنے نہیں آسکی۔

کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وزیر اعظم نے تمام فیصلے اور اعلانات عجلت میں کیے ہیں؟ حالات سے خوفزدہ ہو کر اور اپنے اقتدار کو بچانے کے لئے انہوں نے اتنے اہم مسائل کو بازیچہ اطفال بنا دیا ہے۔ نیتوں کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے مگر قرائن و شواہد بھی اس کا پتہ دیتے ہیں۔ انہی کی بنیاد پر کوئی رائے قائم ہو سکتی ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ وزیر اعظم بے وقوف ہیں اور ان کے وزراء کم عقل و نادان ہیں، ان کے مشیروں کا ذہنی توازن درست نہیں۔ ایسا ہر گز نہیں ہے۔ مشاہدات کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حکمران جو کچھ کر رہے ہیں پورے شعور اور طے شدہ پروگرام کے تحت کر رہے ہیں۔

کالاباغ ڈیم پر اتفاق رائے اب بھی ہو سکتا ہے۔ اگر وزیر اعظم چھوٹے صوبوں کے مسائل کے حل پر توجہ فرمائیں اور وسیع تر قومی معاملات کے حل کے لئے اپنے سابقہ حلیفوں کے مطالبات پر غور کریں۔ جاگیریں چھیننا ان کے بس میں ہی نہیں یہ انقلابیوں کا کام ہے۔ جمہوری سیاست میں تو اسے ظلم اور انسانی حقوق کی پامالی کہا جائے گا۔ سی ٹی بی ٹی پر پاکستان کی طرف سے دستخط کرنا اپنی آزادی اور دفاعی صلاحیتوں کو مقید کرنا ہے۔ اگر یہی جھک مارنی تھی تو ایٹمی دھماکہ کیوں کیا؟ کوئی مسلمان از روئے قرآن و ایمان اس معاہدے کو قبول نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم کا ایمان والوں کو حکم ہے کہ "اپنی استطاعت کے مطابق دفاعی قوت جمع کرتے رہو۔ یہود و نصاریٰ تمہارے کھلے دشمن ہیں یہ ایمان والوں کے کبھی دوست نہیں ہو سکتے" اگر حکومت نے ہتھیاروں کی تیاری اور دفاعی صلاحیتوں کے حصول پر پابندی کے اس معاہدے پر دستخط کیے تو یہ ملک و قوم کی تباہی کا آخری فیصلہ ہو گا۔

"نفاذ شریعت بل" ابھی تک بحث و تنقید کی زد میں ہے۔ اس معاملہ میں ہماری رائے قدرے مختلف ہے۔

ہم دیانت داری سے یہ کہتے ہیں کہ اس مسئلہ کو متنازعہ نہیں بنانا چاہئیے۔ دینی طبقوں اور لادین سیاست دانوں کی بولی ٹھولی میں ایک واضح فرق ہونا چاہئیے۔ مجلس احرار اسلام کے امیر حضرت سید عطاء المحسن بخاری نے ۱۴/ ستمبر ۱۹۹۸ء کو ایوانِ صدر اسلام آباد میں صدرِ مملکت جناب محمد رفیق تارڑ سے ملاقات کی اور نفاذِ شریعت بل پر اپنا مؤقف ان پر واضح کیا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ:

"ہم شریعت کے نفاذ میں حکومت کا بھر پور ساتھ دینے کو تیار ہیں مگر نفاذِ شریعت سے پہلے چند اقدامات انتہائی ضروری ہیں جو شریعت کے نفاذ کے لیے بہترین فضا مہیا کریں گے۔"

(۱) سودی نظام کا خاتمہ (۲) میڈیا سے فحاشی و عریانی کا خاتمہ

صدر مملکت نے یقین دہانی کرائی کہ سودی نظام کے حق میں حکومت اپنی اپیل واپس لے لے گی۔ لیکن اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت کرنے کی بجائے حکومتی وزرا نے "مارک اپ" (سود) کو حلال قرار دے دیا۔ ادھر الیکٹرانک میڈیا پر پہلے سے زیادہ قوت کے ساتھ عریانی، فحاشی اورر بد معاشی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ کیا حکومت کے پاس بد تمیزی کے اس سیلاب کو روکنے کے لئے کوئی قانون و اختیار نہیں ہے؟ ٹی وی اور ریڈیو پر چند بے دینوں، مرزائیوں، رافضیوں اور دہریوں کا قبضہ ہے۔ یہ اقلیتی ٹولہ پوری قوم کے عقائد، تہذیب اور اقدار کو ملیا میٹ کر رہا ہے۔ حکومت انہیں کیوں نہیں روکتی؟ حکمران نفاذِ شریعت کے لئے فضاء کو سازگار بنائیں اور معاشرے میں پھیلی ہوئی اس گندگی کو پہلے صاف کریں جو یقیناً ان کے اختیار میں ہے پھر "نفاذِ شریعت" کا راستہ بھی ہموار ہو جائے گا۔ ہمیں ان اسمبلیوں کے ذریعے نفاذِ شریعت کی کوئی توقع نہیں۔ البتہ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ "نفاذِ شریعت بل" پیش ہونے سے ایک فیصلہ تو ہو گیا اور بہت سے چہرے بے نقاب ہو گئے۔ کون لوگ شریعتِ اسلامیہ کے مخالف ہیں؟ اب ان لوگوں کے خلاف جدوجہد کرنے میں ہمارے لئے بہت آسانی ہے۔

مثلاً بے نظیر نے کلنٹن کو خط لکھا کہ "نواز شریف کو نفاذِ شریعت سے روکیں"

اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے سیاست دان اور حکمران مطمئن رہیں۔ پاکستان میں شریعت کا نفاذ ہو کر رہے گا۔ یہ سعادت کس کے حصے میں آئے گی؟ اس سوال کا جواب بے نظیر اور نواز شریف دونوں کو معلوم ہے۔ اب جنوبی ایشیاء میں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ ہو گی اور اسلام کا سورج طلوع ہو رہا ہے۔ نواز شریف مخلص ہیں تو بسم اللہ کریں۔

علامہ شعیب ندیم اور ان کے ساتھیوں کی شہادت:

۱۳/ ستمبر ۱۹۹۸ء کو سپاہِ صحابہ کے مرکزی رہنما علامہ شعیب ندیم، مولانا حبیب الرحمٰن اور ان کے دیگر دو ساتھیوں کو راولپنڈی سے مری جاتے ہوئے راستے میں شہید کر دیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

علماء کرام خصوصاً سپاہِ صحابہ کے رہنماؤں کا قتل تو اب روزمرہ کا معمول ہو گیا ہے گزشتہ چند سالوں میں علماء اتنی زیادہ تعداد میں قتل ہوئے ہیں کہ اب ان زخموں کا شمار ممکن نہیں رہا۔ دہشت گردی کے ان واقعات کی روک تھام کے لئے ماضی میں بے شمار تجاویز حکومت کو دی گئیں۔ انفرادی سطح پر بھی اس کے لئے کام ہوا۔ مگر حکومت کی نا اہلی اور بعض مواقع پر خالص جانبداری کے رویّہ نے ہمیں یہ دن دکھائے ہیں۔ وزیر اعلیٰ شہباز شریف آج کل دہشت

بقیہ صفحہ ۱۰ پر